

سرسیداحمدخان (۱۸۱۷مــــ۱۸۹۸ء)

تعارف:

سرسیدے مورثِ شاہ جہاں کے عہد میں ہندوستان آئے شعد مغلید دربار کے بزے عبدوں پر فائزرہ۔ سرسیدنے روائ، زماند کے مطابق تعلیم پائی۔ سب سے پہلے عدالت میں بطور سررشتہ دار کام کیا، پھر ترتی کر کے منصف ہو گئے۔ سرکاری ملازمت کے باوجود سرسید مسلماتان ہندگی اصلاح کے لیے برابر کوشال رہے۔

تعليى كاوشين:

انموں نے پہلے ایک امگریزی سکول مراد آباد اور غازی آباد ش کھولا۔ ۱۸۷۵ء میں علی گڑھ سکول کی بنیاد رسمی جو بعد اناں ہندی مسلمانوں کا سب سے اہم تعلیمی وادبی رسالہ" تہذیب الاخلاق" جاری کیا۔ اس رسالے کی پر وردہ نسل نے ہماری اجہامی زعر گی پر کمرے اثرات ڈالے۔

أسلوب نكارش:

سرسیّد نے اردو میں معمون کی صنف کورواج دیا۔ خود کثرت سے معنامین تکھے اور اپنے رفقاسے قوی، تعلیمی ، فرہی، اخلاقی موضوعات پر معنامین تکھوائے۔ سرشیّد کا اسلوبِ نگارش، سادہ، سہل ، ب ساختہ اور تصنع سے پاک ہے۔ بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبد الحق کا کہناہے:

مدمن جملہ بے شار احسانات کے جو سرسیدنے ہماری قوم پر کیے، ان کابہت برااحسان اُردوزبان پر ہے۔ انھوں نے زبان کو پستی سے نکالا، انداز بیان میں سادگی کے ساتھ وسعت پیدا کی۔ سنجیدہ مضامین کا ڈول ڈالا، جدید علوم کے ترجے کرائے، بےلاگ تحتید اور روشن خیالی سے اُردوادب میں افتلاب پیدا کیا۔ "

تعيانيف:

سرسیدایک بزے مسلح اور معمارِ قوم ہونے کے اعلیٰ درجے کے مصنف بھی ہے۔ انھوں نے چھوٹی بڑی تیس سے زائد کتابیں لکھیں۔ تقریری، خطوط اور مضاین کے مجموعے ان کے علاوہ ہیں۔ ان کی اہم تصانیف میں "آثار الصناوید"، "اسبابِ بغاوت ہند"، " تین کام"، " خصرت مدید" ور" تنسیر قرآن " شرارید۔

مُشكل الفاظك معانى				
الفاظ	معن	غ خ	ن.	
او قات بسر کر تا	زعد کی ہے، ن کاف	به مجبوری	مجور ہو ک	
بے کارم بش	ب کار مت رو	چدن	ای قدر	
ماجت	منر درت	حكيمان	دانش مندانه	
دلى ق وئ	دل کی طاقتیں	لمبيعت ِ ثاني	دوسرى عادت	
تمارباذى	جوا کھیلٹا	لاخراج دار	خراج يامحسول نددين وال	
وحثى	جنكى	ولايت	كمك	

سبق كاخلاصه

ال سبق میں سرسید احمد خان نے کا بلی کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں لوگ کا بلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ دو سمجھتے ہیں کہ کام کاج اور محنت سے جی چراناکا بلی ہے، روز مرہ کے کام، محنت سے کام نہ، چلئے پھرنے میں سستی کرناکا بلی ہے بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی تون کوبے کار چھوڑ دیتا بہت بڑی کا بلی ہے۔ روح اور جم کار شتہ میں سستی کرناکا بلی ہے بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی تون کوبے کار چھوڑ دیتا بہت بڑی کا بلی ہے۔ روح اور جم کار شتہ تائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرنا پڑتی ہے مگر جن لوگوں کو زندگی کی تمام سمولتیں میسر آتی ہیں وہ محنت کی بجائے ولی تون کو بیکار چھوڑ دیتے ہیں وہ جانو ۔ ورکی انتر ہو جاتے ہیں۔

کافی انسان کے اندرے عزت شرکو تھ بہ لور آم کردی ہے۔ انسان کا خمیر بے حس اور مردو ہو جاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہتہ آہتہ ختم کردیتی ہے۔ اور عزت ننس کو ختم کردیتی ہے۔ ان حالات میں انسان پرلازم ہے کہ وہ اسپے اندرونی قویٰ کوزندہ رکھے۔

ایک ایر اس جس کی آمدنی اس کے اخراجات کے لیے مناسب ہو دو دلی قویٰ کو بے کارڈال دے تو آسا کھوں کی بدولت و منع دار وحشی بن جاتا ہے۔ سستی ادر مختلف علتوں کو عادت بنالیتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہزار ہاپڑھے لکھوں میں بہت کم ہیں جو لہی تعلیم اور معمل کو ضرور تاکام میں لاتے ہیں لیکن اگر انسان عارضی ضرور توں کا منتظررہ کر دلی قو کی کو بیکار کر دے تو دہ کالی، وحشی اور حیوان بن جاتا ہے۔ ہمارے ہم وطنوں کو قوت عقلی کام میں لانے کاموقع نہیں رہاتو اس کا سبب کا بلی ہے۔ ہمیں کا بلی دور کرنے ک اگر کرنی چاہیے کیونکہ اس کے بغیر قوم کی ترقی اور بہتری کی توقع عبث ہے۔

کالل افراد گھر والول اور مواش ہے کے بند ایو بن مارے ہیں۔ اس شاہد کائی افراد کی وجہ سے بے شار سائل پیدا ہو سکتے ہیں۔کالل افراد کی وجہ سے نوجو انوں کے اندر عمیر واڑتی اور بڑھ جاتھ کر کام کرنے کا جذبہ کم ہوجاتا ہے۔

یہال بیرامر قائل ذکرہے کہ اگر : یک ایر سان حس کے آمدی اور جوں اور اے حاصل کرنے کے لیے اسے ذرامحت نہ کرنی بڑے اور وہ اور وہ اور اور اے حاصل کرنے کے لیے اسے ذرامحت نہ کرنی بڑے اور وہ اسے دل توئ کو بے کار چھوڑ دے تو اس کے عام شوق و حشیانہ ہو جاکس مے۔وہ مختلف بری عادات کاعادی ہوجائے گا یعنی وہ ایک وضع دار وحشی بن جائے گا۔

بر صغیر میں ایسے بہت ہے ایسے کام بہت کم ہیں جن میں توائے دن اور قوت عقلی کو کام میں لانے کاموقع ملے جب کہ دیگر ممالک میں اس کے مواقع بہت وسیع ہیں۔ ہمارے یہاں اس کا سبب کا بل ہے۔ ہم نے اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دیا ہے حالا تکہ کمی بھی مختص کے دل کو بے کار نہیں رہنا چاہیے۔ جب تک ہماری قوم کا بلی کو نہیں چھوڑے گی اس وقت تک بہتری کی توقع مہیں کی جاسکتی۔

سر سیدنے اس معمون میں کا بلی جیسی عادات کا ذکر کرتے ہوئے کہتاہے انسان کا بل میں پڑ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر ویتاہے۔ کابل دہ نہیں جوسیے دل سے محنت نہیں کر تابلکہ کابل دہ ہے جو دلی قویٰ کوبے کار چھوڑ دے۔

مر کزی خیال:

کافل اختیار کرنے والے اور اسٹے قوائے ولی اور قوائے مقلی کو کام بیں نہ لانے والے ناکام اور تا مر اور سے بیں۔ ہاتھے پہ ہاتھ و هرے بیٹے رہنے ہے واتی یا قوم کی بہتری ممکن نہیں ہے۔ اس لیے پھونہ پھو کرتے رہنا چاہیے۔ لوگ کا بلی کے معنی بھتے بیں فلطی کرتے ہیں۔ کام کاج اور محنت سے جی چر اتا کا بلی نہیں بلکہ و بی تو چھوڑ دینا کا بلی ہے۔ پیٹ بھرنے کے لیے انسان کو بہ مجبوری محنت کرتا پرتی ہے محر جن لوگوں کو زندگی کی آسانشیں میسر آتی ہیں وہ محنت کی بجائے و لی قویٰ کو بیکار چھوڑ دیتے ہیں اور خیوان صفت ہوج ہے ہیں۔

اہم اقتباس کی تشریح

افتباس: انسان مجی، مثل اور حیوانوں کے ایک حیوان ہے اور جب کہ اُس کے ولی تویٰ کی تحریک سنت ہو جاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی، تووہ اپنی حیوانی خصلت میں پر جاتا ہے۔ اور جسمانی باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور انسانی صغت کو کھو کر پورا حیوان بن جاتا ہے۔ پس ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ اسپنے اندرونی قویٰ کو زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے اور اُن کو بیکار نہ حیوڑے۔

حواله متن: سبق كانام: كافي

معنشدگان از میز حدمان

حل لغت : مثل: كا طرح، حيوان: جانوردول توئ: ول كا طاقتير - تحريك: حركت - خصست: مادت - مثل لغت : مثلول: معروف د الفت: خوب -

سیاق وسیاق: سرسید احمد خان نے کافی کے معن سمجمانے کی کوشش کی ہے۔ معنف کے خیال میں لوگ کافی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کاج اور محنت ہے جی چراناکا فی ہے، روز مرہ کے کام، محنت ہے کام نہ، چلئے چرنے میں سستی کرتاکا فی ہے بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچے کہ دلی قوئ کوب کار چھوڑ ویٹا بہت بڑی کا فی ہے۔ روح اور جسم کارشتہ تائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرتا پڑتی ہے۔ کافی انسان کے اندرے مزت نئس کو لھہ بدلحہ کم کروچی ہے۔ انسان کا ممیر بے حس اور مردہ ہو جاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہتہ آہتہ ختم کر وچی ہے۔ اور مزت نئس کو فحتم کر وچی ہے۔ ان مالات میں انسان پرازم ہے کہ وہ ایٹے اندرونی قوئ کوز عدور کھے۔

تھر تے:

انسان کو حیوان ناطق کہا گیا ہے۔ دوسرے حیوانوں کی طرح دہ بھی ایک انسان ہے۔ جب معاشرے ہیں اس سے کام نہیں لیاجا تاتواس کی حیوانی خصلت ظاہر ہو تاشر دع ہو جاتی ہے۔ اور پھر انسان جسمانی باتوں ہیں مضخول ہو جاتا ہے۔ یہاں سیاس قابل ذکر ہے کہ جب بھی انسان لینی صفات کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ حیوان بن جاتا ہے۔ اس لئے انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ دہ این اندر دونی طاقتوں کو زندہ در کھنے کی ہر وقت کو مشش کر تارہے ، کیونکہ اگر ایسان ہیں کرے گاتوانسان اپنے اندر موجو دکام کرنے کی تمام صلاحیتوں اور خوبیوں کو ضائع کر دے گا در کو بی اور سستی کا شکار ہو کر اپنے آپ کو بے کار اور ضائع کر دے گا۔ اور ایسے انسان سے بہتری کی تو تع ہر گزنہیں کی جاسکتی۔



ا۔ مخترجواب دیں۔

(الف کرلی مطلب ع

جواب ولی قوی کونے کار چوڑ دیے کا مطلب ہے کہ محنت دمشقت ند کی جائے اور نداس کا شوق ہو۔

(ب) انسان كب سخت كالل اور وحشى موجاتا ب جواب جب انسان ہاتھ یاؤں سے محنت نہ کرے اور کام کاج محنت و مر دوری میں محنت و چستی نہ کرے تو وہ سخت کالل اوروحشي موجاتا ہے۔ (ج) محمی ندممی بات کی فکر و کوشش میں معروف رہنا کیوں لازم ہے؟ جواب۔ ممی ندمسی کی بات میں معروف رہنااس لیے ضروری ہے کیونکہ انسان جسمانی باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے اور انسانی صفت کو کھو کر پوراحیوان بن جاتا ہے۔ اس ہر انسان پر انزم ہے کہ اسے اندر ولی تو کی کوزندہ رکھنے کی کوشش میں رہے اور ان کوبے کارنہ چھوڑے۔ (و) توم کی بہتری کیے ممکن ہے؟ جواب۔ قوم کی بہتری اس طرح مکن ہے کہ پوری قوم کام میں مشغول رہے۔ محنت وحر دوری کرے۔ کیونکہ محنت می عظمت ہے۔جو قومی محنت کرتی رہتی ہیں۔ان کے قدم بہتری کی طرف بڑھے رہے ہیں۔ ۲۔ سبق" کا بلی" کے متن کو یڈ نظر رکھ کر درست جواب کی نشاند بی (√) کریں۔ (1) روٹی پیدا کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے: د خوشا ۸ الغب آرام بد محت ج۔ سفارش (r) بوگ بهت کم کامل موتے ہیں: ب خوش كيال كرنے والے الغب ب ککردینے والے و۔ خود میں ممن دہنے والے ج۔ روزانہ محنت کرنے والے مزے دار کھانے کھائے الغب الخبارے میں سویے ایناندرونی توکی کوزندور کھے ج عے کے دعومی اڑائے (س) توم کی بہتری کی توقع کی ماسکتے ہے: الف کالی چیوژ کر ب کرمندی چیوژ کر ج۔ خوش وخرم رو کر در پریشان رو کر

درست جوامات:

موزوں الفاظے خالی جگہیں پر کریں۔

جواب۔ (الف) بشخ، بیٹے، ملنے مرنے می سنتی کرنا کا بلی ہے۔ (ب) جباس كے دلى تولى كى تحريك عست موجاتى ہے اور كام من تيس لاكى جاتى تووه لينى حيوانى خصلت ميس (انسانی خصلت، حیوانی خصلت، حیوانی جبلت، انسانی مزوری)

(ج) مارے ملک میں ،جو ہم کوایے قوائے دلی اور قوتِ مقلی کوکام میں لانے کاموقع نہیں رہاہے ، اس کا مجی سبب يى ہے كہ ہم نے كا على اختيار كى ہے۔ (كافى، بدراوروى، قمابازى، تماش بني)

(معروف، ککرمند، بے کار، خم زدد)

(نیند، کالی، بے کاری، بے عملی)

(و) کسی مخص کے دل کوبے کار پڑار ہانہ جاہے۔

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھے۔

جواب۔

متغاد	القاتا	متغناد	الغاتا
بے حش	مع	چتی	كافى
مهذب	و مشی	مثثل	عارضى
ب. کار	تمعروف	هين .	ک ح

۵۔ درست بیان کے آ کے (۷) اور فلد بیان کے آ کے (×) کانشان لگائیں:

جواب (الف) دل قوئ كوسه كارج مؤدية سيسته يوى كافل ب **(√)**

(ب) الحميال كى محت ، او قات بركر مناهدروفى كماك كما سائد في مروري في م (x)

(ع) يكونس بكوك يده بي اوريد عد عن رق بى كرت بى (x)

(د) کافی ایک ایدالنظ ہے جس کے معلی محصے جس اوک فلطی کرتے ہیں۔ **(\/)**

إعراب لكاكر درست تلقظ والمتح كريس

جوابد كالمن أوئ، فينتث، فريد، رفع

درج ذیل افتیاس کی تخریج سیات وسیات سے حوالے سے کریں۔

افتباس: ایک ایے مخص کی مالت کو خیال کرو، جس کی آ مدنی، اُس کے اخراجات کو مناسب ہو اور اُس کے ماصل کرنے میں اُس کو چندال محنت و مشقت کرنی ند پڑے، جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں ملکیوں اور لاخراج داروں کا حال تھا اور وہ اسپنے دلی قوی کی میں اُس کو چندال محنت و مشقت کرنی ند پڑے، جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں ملکیوں اور لاخراج داروں کا حال تھا اور وہ اسپنے دلی قوی کے کو بھی ہے۔ کو بھی ہے۔

جواب: حواله متن: سبق كانام: كالى

معنف كانام: سرسيداحم خال

حل لغت : آمدنی: کمائی۔ اخراجات: خرچ۔ چندان: تموڑی ک۔ لاخراج: جوخراج نددے۔ ول تویٰ: ول کی طاقتیں۔ مائل ہوتا: راغب ہوتا۔

ساق وساق:

سرسیداحد خان نے کا بل کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں اوگ کا بل کے معنی سمجھنے میں خلطی کرتے ہیں۔ دو سمجھتے ہیں کہ کام کاج اور محنت سے بی ج اٹاکا بل ہے ، روز مرہ کے کام ، محنت سے کام نہ ، چلنے گھرنے میں سستی کر تا کا بل ہے بلکہ دہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دل قویٰ کوبے کار چھوڑ دینا بہت بڑی کا بل ہے۔ روح اور جسم کارشتہ قائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرنا پڑتی ہے۔ کا بل انسان کے اندر سے عزت نفس کو لور بہ لور کم کر دہتی ہے۔ انسان کا ضمیر بے حس اور مردہ ہو جاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہتہ آہتہ ختم کر دہتی ہے۔ اور عزت نفس کو محتم کر دہتی ہے۔ ان حالات میں انسان پر لازم ہے کہ دہ ایے اندرونی قویٰ کو زندہ رکھے۔

تشريخ:

ایک ایدا انسان جس کی آمدنی اور افراجات برابر ہوں۔ اُسے لیکی آمدنی کو حاصل کرنے کے لئے ذرا محنت نہ کرنی پڑے اور وہ اپنے دلی تو کی کو بے کار چیوڑ دے، تواس کی زیر گی کے عام شوق وحشیانہ ہو جائیں گے وہ وحشیانہ طور طریقے لہتائے کا۔ آثار بازی اور تماش بنی کا عادی ہو جائے گا۔ کا بلی انسان کے اندر سے عزت نئس کو لحد بہ لحد کم کر دیتی ہے۔ جب انسان ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرے اور کام کاج محنت و مر دوری میں محنت و چستی نہ کرے تو وہ سخت کا بلی اور وحشی ہو جاتا ہے۔ بہی عادات وحش انسانوں میں ہوتی ہیں۔ فرق صرف اتناہو تا ہے کہ وحش بدسلیقہ ہوتے ہیں اور یہ وضع داروحشی ہوتا ہے۔

لہی تعلیم اور معمل کو ضرور تاکام میں لاتے ہیں لیکن اگر انسان عارضی ضرور توں کا منتظررہ کر دلی قو کی کو بیکار کر دے تو دہ کالی، وحشی اور حیوان بن جاتا ہے۔ ہمارے ہم وطنوں کو قوت عقلی کام میں لانے کاموقع نہیں رہاتو اس کا سبب کا بلی ہے۔ ہمیں کا بلی دور کرنے ک اگر کرنی چاہیے کیونکہ اس کے بغیر قوم کی ترقی اور بہتری کی توقع عبث ہے۔

کالل افراد گھر والول اور مواش ہے کے بند ایو بن مارے ہیں۔ اس شاہد کائی افراد کی وجہ سے بے شار سائل پیدا ہو سکتے ہیں۔کالل افراد کی وجہ سے نوجو انوں کے اندر عمیر واڑتی اور بڑھ جاتھ کر کام کرنے کا جذبہ کم ہوجاتا ہے۔

یہال بیرامر قائل ذکرہے کہ اگر : یک ایر سان حس کے آمدی اور جوں اور اے حاصل کرنے کے لیے اسے ذرامحت نہ کرنی بڑے اور وہ اور وہ اور اور اے حاصل کرنے کے لیے اسے ذرامحت نہ کرنی بڑے اور وہ اسے دل توئ کو بے کار چھوڑ دے تو اس کے عام شوق و حشیانہ ہو جاکس مے۔وہ مختلف بری عادات کاعادی ہوجائے گا یعنی وہ ایک وضع دار وحشی بن جائے گا۔

بر صغیر میں ایسے بہت ہے ایسے کام بہت کم ہیں جن میں توائے دن اور قوت عقلی کو کام میں لانے کاموقع ملے جب کہ دیگر ممالک میں اس کے مواقع بہت وسیع ہیں۔ ہمارے یہاں اس کا سبب کا بل ہے۔ ہم نے اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دیا ہے حالا تکہ کمی بھی مختص کے دل کو بے کار نہیں رہنا چاہیے۔ جب تک ہماری قوم کا بلی کو نہیں چھوڑے گی اس وقت تک بہتری کی توقع مہیں کی جاسکتی۔

سر سیدنے اس معمون میں کا بلی جیسی عادات کا ذکر کرتے ہوئے کہتاہے انسان کا بل میں پڑ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر ویتاہے۔ کابل دہ نہیں جوسیے دل سے محنت نہیں کر تابلکہ کابل دہ ہے جو دلی قویٰ کوبے کار چھوڑ دے۔

مر کزی خیال:

کافل اختیار کرنے والے اور اسٹے قوائے ولی اور قوائے مقلی کو کام بیں نہ لانے والے ناکام اور تا مر اور سے بیں۔ ہاتھے پہ ہاتھ و هرے بیٹے رہنے ہے واتی یا قوم کی بہتری ممکن نہیں ہے۔ اس لیے پھونہ پھو کرتے رہنا چاہیے۔ لوگ کا بلی کے معنی بھتے بیں فلطی کرتے ہیں۔ کام کاج اور محنت سے جی چر اتا کا بلی نہیں بلکہ و بی تو چھوڑ دینا کا بلی ہے۔ پیٹ بھرنے کے لیے انسان کو بہ مجبوری محنت کرتا پرتی ہے محر جن لوگوں کو زندگی کی آسانشیں میسر آتی ہیں وہ محنت کی بجائے و لی قویٰ کو بیکار چھوڑ دیتے ہیں اور خیوان صفت ہوج ہے ہیں۔

اہم اقتباس کی تشریح

افتباس: انسان مجی، مثل اور حیوانوں کے ایک حیوان ہے اور جب کہ اُس کے ولی تویٰ کی تحریک سنت ہو جاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی، تووہ اپنی حیوانی خصلت میں پر جاتا ہے۔ اور جسمانی باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور انسانی صغت کو کھو کر پورا حیوان بن جاتا ہے۔ پس ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ اسپنے اندرونی قویٰ کو زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے اور اُن کو بیکار نہ حیوڑے۔

حواله متن: سبق كانام: كافي

معنشدگان از میز حدمان

حل لغت : مثل: كا طرح، حيوان: جانوردول توئ: ول كا طاقتير - تحريك: حركت - خصست: مادت - مثل لغت : مثلول: معروف د الفت: خوب -

سیاق وسیاق: سرسید احمد خان نے کافی کے معن سمجمانے کی کوشش کی ہے۔ معنف کے خیال میں لوگ کافی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کاج اور محنت ہے جی چراناکا فی ہے، روز مرہ کے کام، محنت ہے کام نہ، چلئے چرنے میں سستی کرتاکا فی ہے بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچے کہ دلی قوئ کوب کار چھوڑ ویٹا بہت بڑی کا فی ہے۔ روح اور جسم کارشتہ تائم رکھنے کے لیے انسان کو ہر ممکن محنت کرتا پڑتی ہے۔ کافی انسان کے اندرے مزت نئس کو لھہ بدلحہ کم کروچی ہے۔ انسان کا ممیر بے حس اور مردہ ہو جاتا ہے۔ یہ خودی کے احساس کو آہتہ آہتہ ختم کر وچی ہے۔ اور مزت نئس کو فحتم کر وچی ہے۔ ان مالات میں انسان پرازم ہے کہ وہ ایٹے اندرونی قوئ کوز عدور کھے۔

تھر تے:

انسان کو حیوان ناطق کہا گیا ہے۔ دوسرے حیوانوں کی طرح دہ بھی ایک انسان ہے۔ جب معاشرے ہیں اس سے کام نہیں لیاجا تاتواس کی حیوانی خصلت ظاہر ہو تاشر دع ہو جاتی ہے۔ اور پھر انسان جسمانی باتوں ہیں مضخول ہو جاتا ہے۔ یہاں سیاس قابل ذکر ہے کہ جب بھی انسان لینی صفات کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ حیوان بن جاتا ہے۔ اس لئے انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ دہ این اندر دونی طاقتوں کو زندہ در کھنے کی ہر وقت کو مشش کر تارہے ، کیونکہ اگر ایسان ہیں کرے گاتوانسان اپنے اندر موجو دکام کرنے کی تمام صلاحیتوں اور خوبیوں کو ضائع کر دے گا در کو بی اور سستی کا شکار ہو کر اپنے آپ کو بے کار اور ضائع کر دے گا۔ اور ایسے انسان سے بہتری کی تو تع ہر گزنہیں کی جاسکتی۔



ا۔ مخترجواب دیں۔

(الف کرلی مطلب ع

جواب ولی قوی کونے کار چوڑ دیے کا مطلب ہے کہ محنت دمشقت ند کی جائے اور نداس کا شوق ہو۔

WANT TO DOWNLOAD NOTES OF ANY CLASS?

Click Me to Download
(I'll Bring You There)



Top Study World is one of the best notes providers in Pakistan for FREE!